Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Al-Qirtas Arabic

Growing Islamophobia in the western Countries:
Cause and Motivations & their Solution in the Present Age.
مغربی ممالک میں بڑھتاہوااسلاموفوبیا:اسباب و محرکات اوران کا حل عصرِ حاضر میں

Hafiza Sumaira Aslam
Dr. Muhammad Shahid Habib
Dr. Mazhar Hussain Bhadroo

M.Phil Scholar, Institute of Humanities & Arts, Khawaja Fareed University of Engineering and Information Techonology Rahim Yar Khan.
Assistant Professor, Institute of Humanities &Arts, Khwaja Free University of Engineering and Information Technology, Rahim Yar Khan.
Lecturer, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK

Abstract

Islamophobia is actually a psychological disease. Form early Islam, Zionist forces have been suffering from this disease. Initially the term of Islamophobia was used in 1921, and after the 9/11 accident, the term Islamophobia was captured. And in the western countries, the Muslim Ummah is seen as a matter of anger and hatred. The causes and motivations of Islamophobia include misunderstandings about the media Islam, the growing population of Muslims and popularity historical and traditional prejudice, the narrow ideology of Europe and migration. Islamophobia is a disease that is growing day by day, and especially in the West, this disease is growing very fast, as you can imagine from the fact that in recent years in Newzeland, Norway, Canada, and India.Such bloody incidents of insults and hatred against Muslims took place that not only the world also humanity bowed its head in shame.

مغرب میں بڑھتاہوااسلاموفوبیا:

اسلاموفوبیاکاتعارف:

لفظ ''فوبیا'' لغت میں بے جاڈر، خوف اور نفرت کو کہتے ہیں۔

یہ لفظ اسلاموفوبیاایک ایسی اصطلاح ہے جو دوالفاظ سے مل کر بنی ہے یعنی 'اسلام اور فوبیا'۔ان دوالفاظ کے درمیان انگریزی زبان سے مستعار لفظ 'O' کااضافہ کیاگیا ہے تاکہ ان دوالفاظ کے درمیان نسبت کا مفہوم اداہوسکے، لہذااس صورت میں لفظ 'اسلاموفوبیا' تشکیل پاتا ہے۔ جس کا مطلب بنتاہے اسلام سے بے جاڈر بے خوفی اور نفرت اور مسلمانوں کے متعلق منفی سوچ وذہنیت رکھنا۔

نیزانگریزی زبان میں اسلاموفوبیاکا مفہوم اداکرنے کے لئے لفظ 'xenophobia' اور Anti-Semitism بھی استعمال ہوتے ہیں۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

'Xenophobia' کا مطلب ہے دوسرے ملک کے لوگوں سے نفرت اور خوف جبکہ 'Anti-Semitism' کا مطلب ہے یہودیوں کے خلاف نفرت اور خوف۔

Runnymede Trust کی تیار کردہ رپورٹ میں اسلاموفوبیا کی تعریف کچھ ان الفاظ میں درج ہے۔

An outlook or world-view involving an unfounded dread and "
dislike of Muslims, which results in practices of exclusion and
[i]"discrimination.

نیز امریکہ کے ایک مصنف 'Stephen Schwartz' نے اسلاموفوبیا کی تعریف جس طرح کے الفاظ میں بیان کی ہے وہ حقیقت کے زیادہ قریب معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ Stephen لکھتا ہے کہ

"The condemnation of the entirety of Islam and its history as extremist denying the existence of a moderate Muslim majority ; regarding Islam as a problem for the world, treating conflicts involving Muslims as insisting that Muslims make changes to their necessarily their own fault, [ii]"religion, and inciting was against Islam as a whole .

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اسلاموفوبیا کی اصطلاح یورپی دنیا میں پائی جانے والی نفرت، بے زاری اور امتیاز کو پوری گہرائی اور وسعت کے ساتھ ادا کرنے سے قاصر ہے۔اس لیے اس سے بہتر تعبیر 'Anti-Islamic racism' ہے۔کیونکہ اس میں مذہب اسلام سے بے زاری، نفرت اور امتیاز کا شدید عنصر پایا جاتا ہے۔

اسلاموفوبیا کا آغاز وارتقاء:

ویسے تو اسلاموفوبیا ایک نئی اصطلاح ہے لیکن اس کی جڑیں کافی قدیم ہیں ایک ریسرچ کے مطابق سب سے پہلے اسلاموفوبیا کی اصطلاح یا طرز کو ایک فرانسیسی مستشرق Diet Ettime نے 1921ء نے استعمال کی ہے۔بعد ازاں سن عیسوی ۱۹۹۱ء میں ایک امریکی میگزین Insight Magazine میں یہ جدید اصطلاح استعمال ہوئی ۔یہ اصطلاح مشہور و معروف تب ہوئی جب برطانیہ کے مشہور و معروف ادارہ Runnymede Trust نے سن عیسوی ۱۹۹۷ میں اسلاموفوبیا کے موضوع پر ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی جس کا عنوان Islamophobia : A challenge for us 9\11 پر مشتمل تھا۔

بعض اشخاص کے مطابق اسلاموفوبیا مغربی ممالک میں ازل سے رہا ہے لیکن پچھلی دو دہائیوں سے اس رجحان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اس رائے کی تائید میں Humphries Patct. اور Naik : لکھتے ہیں کہ

Islamophobia has always been present in western countries and "
culture. In the last two decades, it has become accentuated, explicit And
[iii]"extreme.

نیز ڈاکٹر عبدالجلیل ساجد صاحب کے مطابق اسلاموفوبیا روزِاول سے ہے لیکن اس کی اشکال وطرق میں فرق رہا ہے۔

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ :

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

"Islamophobia have existed in varying strains throughout history, with each version possessing its own distinct features as well as similarities or adaptations from others. An observatory report on Islamophobia by the organization of the Islamic conferences similarly states that Islamophobia has existed for as long as Islam itself ".[iv]

یعنی اسلاموفوبیاپوری تاریخ میں بہت ہی تناؤمیں موجود رہاہے ہر ورزن کی اپنی خصوصیات کے ساتھ ساتھ دوسروں سے مماثلت یاموافقت بھی ہے۔اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی طرف سے اسلاموفوبیاپرایک آبزرویٹری رپورٹ اس طرح بتاتی ہے کہ اسلاموفوبیااب تک موجود رہے گاجب تک کہ خوداسلام موجود ہے۔

1997ء میں جب سب سے پہلے اسلاموفوبیاکی اصطلاح ایک برطانوی رپورٹ میں شائع ہوئی جس کاعنوان تھا:

" Islamophobia :A challenge for us all."

اس رپورٹ میں اسلاموفوبیااور اسلام کے نظریات کودرج ذیل طرز پر پیش کیاگیا۔

(1) اسلام ایک سنگی مذہب ہے جس میں نئے خیالات اور نظریات کو قبول کرنے کی اجازت نہیں۔

(2) اسلام علیحدگی پسند رجان کی حوصلہ افزائی کرتاہے۔نہ دوسروں کااثر قبول کرتاہے اورنہ اس کی قدریں مشترک ہیں۔

(3) اسلام کو تشدد،دہشت گرد،دہشت گردی کے حامی مذہب کے طورپر سامنے لایاگیاجو تہذیبوں کے تصادم میں الجھاہواہے۔

(4) فلسفہ اسلام کو مغربی سماجی اقدار سے کم تردیکھاگیاجس میں بربریت ہے غیر معقولیت ہے۔تہذیب کے دور سے پہلے کاانداز ہے جنسیت کاغلبہ ہے۔

(5) اسلام کوایسے سیاسی نظریے کے طورپر پیش کیاگیاجسے کشورکشائی کے مقاصد کے لیے استعمال کیاگیاہو۔

(6) اسلام کے مغرب پر جواعتراضات تھے انہیں یکسر مسترد کردیاگیا۔

(7) اسلام بیزاری کو مسلمانوں کے خلاف دوہرامعیار برتنے اورانہیں اصل معاشرے سے بالکل علیحدٰہ رکھنے کے جواز کے طورپر پیش کیاگیا۔

(8) اسلام دشمنی کو فطری اور صیح موقف کے طورپر تسلیم کیاگیا۔"[v]

یہودونصاریٰ یعنی مغربی تہذیب مسلم اسلام دشمن ہے:

قرآن پاک نے کفار کودو قسموں میں بانٹاہے ایک وہ جوانبیائے کرام کے لائے ہوئے دین کو سرے سے ہی نہیں مانتے،اور دوسرے وہ جو توحید،رسالت اور آخرت کو کسی نہ کسی صورت میں تومانتے ہیں لیکن آخری نبی محمد ﷺ کورب کی طرف سے مبعوث کردہ رسول نہیں مانتے ان کو قرآن اہلِ کتاب کہتاہے جو یہودونصاریٰ ہیں۔

قرآن پاک میں صاف طورپر کہاگیاہے کہ یہ یہودونصاریٰ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اور بدخواں ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن میں حکم فرماتاہے کہ یہودیوں سے دوستی نہیں کرنا۔

ارشادباری تعالیٰ ہے کہ:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ"[vi]

ترجمہ:"اے ایمان والو۔یہودونصاریٰ کودوست نہ بناؤ"

ایک اور مقام پر رب تعالیٰ نے مسلمانوں کاسب سے بڑادشمن یہودونصاریٰ کوقرار دیاہے۔

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا "[vii]

ترجمہ: "ایمان والوں کے ساتھ دشمنی میں سب سے بڑھ کر تم یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔"

جب کہ زمانہ گواہ ہے کہ آج یہود و عیسائی اور ہندو مشرک سب مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو کر گٹھ جوڑ کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں مصروف ہیں۔

رب تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے کہ یہ یہود و نصاریٰ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا"[viii]

ترجمہ: "وہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔"

اور فرمایا کہ

"قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ"[ix]

ترجمہ: "ان کی دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہے"

اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہے کہ یہود و نصاریٰ چاہتے ہیں کہ تم بے دین ہو جاؤ۔

چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ"[x]

ترجمہ: "یہود و نصاریٰ اس وقت تک تم سے راضی نہ ہونگے جب تک کہ تم ان کا مذہب اختیار نہ کر لو"۔

اسلاموفوبیا 9/11 کے بعد:

مسلمانوں اور مذہب اسلام کے خلاف مغرب کا مخالفانہ رویہ 20 ویں صدی کے خاتمے اور نائن الیون ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سے اپنی انتہا پر پہنچ گیا، اسلام کی تعلیمات اور اقدار کو مغرب نے اپنے پیش کردہ نظریے 'لبرل جمہوریت' سے متصادم قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'اسلام اور مسلم دنیا مغربی فکر و اقدار اور تہذیب کے مدِ مقابل نہیں ہے۔

اس نظریہ کے مطابق امریکہ و کینیڈا اپنی تہذیبی بالادستی قائم رکھنے کے لیے اسلام کو غلط القاب سے نوازنے اور مسلمانوں کی دشمنی میں نئے نئے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو جب کچھ جنگجو عناصر نے امریکہ کے "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" پر حملہ کیا اس کے بعد مغرب اور مغرب کے زیرِ اثر قوتوں کے ہاں اسلامی تعلیمات، تہذیب و ثقافت اور اسلامی تاریخ کو اپنا ہدف بنانے میں کسی بھی قسم کے اصولوں و ضوابط کا خیال نہ رکھا گیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک مسلمانوں کے تہذیبی اور ثقافتی اداروں کے ساتھ ساتھ اسکولوں، مسجدوں اور اسلامی مراکز پر بھی حملے کیے جا رہے ہیں جو اسلاموفوبیا کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

یعنی امریکہ وکینیڈا میں یہ چیز بارہا کہی جارہی ہے کہ اسلام "انتہا پسندی" کا ذریعہ ہے۔ یہ امریکہ میں مارچ ۲۰۰۲ء 25% لوگوں کی رائے تھی۔ جبکہ ۲۰۱۴ء میں یہ ۵۰ فیصد تک پہنچ گئی۔ [xi]

کیرن آرم سٹرانگ لکھتی ہے کہ

"9/11 کی پانچویں برسی کے موقع پر بابائے اعظم بینیڈکٹ (ب: ۱۹۲۷ء) نے جرمنی میں جو متنازع بیان دیا اس نے اسلاموفوبیا کی لہر میں مزید اضافہ کر دیا اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلاموفوبیا کی تحریک کو پروان چڑھایا جارہا ہے اور مغرب ایک نئی صلیبی جنگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔" [xii]

امریکہ وکینیڈا میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور مذاق اُڑایا جاتا ہے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان اپنے رسول ﷺ اور انکی تعلیمات سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اس لیے امریکہ اور کینیڈا میں ہر آئے دن اللہ کے رسول ﷺ پر گھٹیا نوعیت کے حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اس معاملے میں وہاں کا ہر گروہ پیش پیش ہے چاہے وہ حکمران اور پالیسی سازوں کا گروہ ہو یا دانشوروں، مصنفوں، فن کاروں اور ادیبوں کا گروہ ہو غرضیکہ ان میں ہر گروہ یا طبقے کے سر گرم لوگ اسلام اور پیغمبرِ اسلام جیسی مقدس ہستی پر حملہ کرنے کی کوششوں میں دن رات سر گرم ہیں۔

مشہور مستشرق پروفیسر منٹگری واٹ (م: اکتوبر ۲۰۰۶ء) نے حضور ﷺ کی ذات بابرکت پر کیچڑ اُچھالنے کے حوالے سے مغرب کے تاریخی کردار کے بارے میں لکھا ہے کہ

"تاریخ میں کسی بھی بڑی شخصیت کو اس قدر ہتک آمیز طور پر مغرب نے پیش نہیں کیا ہو گا جس قدر محمد ﷺ کو پیش کیا گیا ہے"۔ [xiii]

اس طرح جب مسلمان ملکوں میں کوئی شخص یا عورت اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی شبیہ کو مسخ کرنے کی کوشش کرتا یا کرتی ہے تو مغربی امریکن اور کینیڈین میڈیا اسے مسلم دنیا کے لیے "رول ماڈل" کی حیثیت سے پیش کرتا ہے، جس کی بدترین مثال بھارتی نژاد سلمان رشدی، بنگلہ دیشی تسلیمہ نسرین اور پاکستان کی ملالہ یوسف زئی اور صومالیہ کی ایان حرثی علی کی ہے۔

اس رویے پر کیرن آرم سٹرانگ نے لکھا ہے کہ

"مغربی سکالرز نے اسلام کو واضح گستاخانہ اور ہتک آمیز مذہب قرار دیا۔ اور پیغمبرِ اسلام پر جھوٹ کہنے اور تلوار پر مبنی پُر تشدد مذہب کی بنیاد ڈالنے کا الزام دہرایا۔" [xiv]

امریکن وکینیڈین اور تصورِ اسلام:

فلسطینی ایڈورڈ سعید عیسائی تھا اُنہوں نے فلسطینیوں کی آواز کو ہر جگہ بلند کیا وہ ہمیشہ فلسطینیوں کے حق میں لکھتے تھے۔ وہ کام کے اعتبار سے ایک یونیورسٹی کے پروفیسر تھے انہوں نے امریکہ میں قیام کر کے امریکہ اور کینیڈا کے طرزِ فکر کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا۔ اُنہوں نے Orientalism کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس کے اندر وہ لکھتے ہیں کہ دوسری چیزوں کے علاوہ مغرب اسلام کو مشرق کا مذہب کہتے ہیں۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

ایڈورڈ سعید مشرق اور مشرقی لوگوں کے متعلق یورپی بالخصوص امریکی رویہ کے بارے میں لکھتا ہے کہ

The west held a superior attitude that everything oriental "

.[xv]"\Eastern was Inferior and that the west should be a role model

ایڈورڈ نے اپنی کتاب میں مزید لکھتا ہے کہ

مغربی میڈیا یعنی امریکی میڈیا نے مشرق کے متعلق جس عمومی تاثر کو ہوا دی وہی ہوا آخر میں مغربی معاشرے کا اسلام کے بارے میں تصور بن گیا۔ مشرق بالخصوص امریکن اور کینیڈین دنیا نے اسلام کے متعلق جو تصویر بنائی ہے ایڈورڈ سعید اس کے تین پہلو کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

1۔ مغربی معاشرے کا اسلام کے متعلق تصور انتہائی سیاسی بنیادوں پر رائج ہے۔ یہ ان تاریخی عرب دشمن اور اسلام دشمن اساس پر رائج ہے جو ایک عرصے سے مغربی معاشرے میں موجود ہے۔

2۔ دوسرا یہ کہ عرب ممالک اور اسرائیل کے مابین جو مستقل جدوجہد چل رہی ہے اور اس کے اثرات یہودی طرزِ زندگی پر بھی پڑ چکے ہیں۔

3۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ مغربی ممالک کے پاس ایسی پائیدار ثقافتی اساس ہی نہیں ہے جس سے وہ جذبات سے عاری ہو کر مشرق اور اسلام کی پہچان کر سکیں یا اس پر بحث کر سکیں۔[xvi]

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ امریکہ کے سابق صدر بش نے عراق کی جنگ کو صلیبی جنگ قرار دیا تھا۔ پھر یہ بات بالکل صاف ہے کہ ایک طرح سے امریکہ اور اس کا میڈیا اپنی ریاستوں کا ترجمان بن بیٹھا ہے وہ ریاستی پالیسیوں کو اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر آگے لے کر آرہے ہیں جس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مغربی کینیڈین اور امریکہ کی ریاستی مشینری کو ان کے میڈیا کی پرزور حمایت حاصل ہے۔

مغربی میڈیا نے اسلام کے بارے میں غلط فہمی اور گمراہ کن تاثر کو روا رکھنے کے لیے ایک اہم کردار نبھایا ہے۔ امریکی الیکٹرانک میڈیا نے بنیاد پرستی اور دہشت گردی جیسی دو اصطلاحات اسلام سے جوڑے رکھنے کی مستقل کوشش کی ہیں۔

چنانچہ ایڈورڈ لکھتا ہے کہ

So inflamed against Islam has the media in the United State and "
the west generally become that when Oklahoma city bomb attack took place in April 1995 the alarm was sounded that Muslims had struck once "again.[xvii]

یورپ میں اسلاموفوبیا:

لفظ "فوبیا" لغت میں بے جا ڈر، خوف اور نفرت کو کہتے ہیں۔

یہ لفظ اسلاموفوبیا ایک ایسی اصطلاح ہے جو دو الفاظ سے مل کر بنی ہے یعنی 'اسلام اور فوبیا'۔ ان دو الفاظ کے درمیان انگریزی زبان سے مستعار لفظ 'O' کا اضافہ کیا گیا ہے تاکہ ان دو الفاظ کے درمیان نسبت کا مفہوم ادا ہو سکے، لہذا اس صورت میں لفظ 'اسلاموفوبیا' تشکیل پاتا ہے۔ جس کا مطلب بنتا ہے اسلام سے بے جا ڈر بے خوفی اور نفرت اور مسلمانوں کے متعلق منفی سوچ و ذہنیت رکھنا۔

نیز انگریزی زبان میں اسلاموفوبیا کا مفہوم ادا کرنے کے لئے لفظ 'xenophobia' اور Anti-Semitism بھی استعمال ہوتے ہیں۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

'Xenophobia' کا مطلب ہے دوسرے ملک کے لوگوں سے نفرت اور خوف جبکہ 'Anti-Semitism' کا مطلب ہے یہودیوں کے خلاف نفرت اور خوف۔

Runnymede Trust کی تیار کردہ رپورٹ میں اسلاموفوبیا کی تعریف کچھ ان الفاظ میں درج ہے۔

An outlook or world-view involving an unfounded dread and "
dislike of Muslims, which results in practices of exclusion and
[xviii]"discrimination.

نیز امریکہ کے ایک مصنف 'Stephen Schwartz' نے اسلاموفوبیا کی تعریف جس طرح کے الفاظ میں بیان کی ہے وہ حقیقت کے زیادہ قریب معلوم ہوتی ہے۔

چنانچہ Stephen لکھتا ہے کہ

"The condemnation of the entirety of Islam and its history as extremist denying the existence of a moderate Muslim majority ; regarding Islam as a problem for the world, treating conflicts involving Muslims as insisting that Muslims make changes to their necessarily their own fault,
[xix]"religion, and inciting was against Islam as a whole .

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اسلاموفوبیا کی اصطلاح یورپی دنیا میں پائی جانے والی نفرت، بے زاری اور امتیاز کو پوری گہرائی اور وسعت کے ساتھ ادا کرنے سے قاصر ہے۔اس لیے اس سے بہتر تعبیر 'Anti-Islamic racism' ہے۔کیونکہ اس میں مذہب اسلام سے بے زاری، نفرت اور امتیاز کا شدید عنصر پایا جاتا ہے۔

اسلاموفوبیا کا آغاز وارتقاء:

ویسے تو اسلاموفوبیا ایک نئی اصطلاح ہے لیکن اس کی جڑیں کافی قدیم ہیں ایک ریسرچ کے مطابق سب سے پہلے اسلاموفوبیا کی اصطلاح یا طرز کو ایک فرانسیسی مستشرق Diet Ettime نے 1921ء نے استعمال کی ہے۔بعدازاں سن عیسوی ۱۹۹۱ء میں ایک امریکی میگزین Insight Magazine میں یہ جدید اصطلاح استعمال ہوئی ۔یہ اصطلاح مشہور و معروف تب ہوئی جب برطانیہ کے مشہور و معروف ادارہ Runnymede Trust نے سن عیسوی ۱۹۹۷ میں اسلاموفوبیا کے موضوع پر ایک تفصیلی رپورٹ شائع کی جس کا عنوان 9\11 Islamophobia : A challenge for us پر مشتمل تھا۔

بعض اشخاص کے مطابق اسلاموفوبیا مغربی ممالک میں ازل سے رہا ہے لیکن پچھلی دو دہائیوں سے اس رجحان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اس رائے کی تائید میں Humphries Patct. اور Naik : لکھتے ہیں کہ

Islamophobia has always been present in western countries and "
culture. In the last two decades, it has become accentuated, explicit And
[xx]"extreme.

نیز ڈاکٹر عبدالجلیل ساجد صاحب کے مطابق اسلاموفوبیا روزِ اول سے ہے لیکن اس کی اشکال و طرق میں فرق رہا ہے۔

چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ :

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

"Islamophobia have existed in varying strains throughout history, with each version possessing its own distinct features as well as similarities or adaptations from others. An observatory report on Islamophobia by the organization of the Islamic conferences similarly states that Islamophobia has existed for as long as Islam itself ".[xxi]

یعنی اسلاموفوبیا پوری تاریخ میں بہت ہی تناؤ میں موجود رہا ہے ہر ورژن کی اپنی خصوصیات کے ساتھ ساتھ دوسروں سے مماثلت یا موافقت بھی ہے۔اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی طرف سے اسلاموفوبیا پر ایک آبزرویٹری رپورٹ اس طرح بتاتی ہے کہ اسلاموفوبیا تب تک موجود رہے گا جب تک کہ خود اسلام موجود ہے۔

1997ء میں جب سب سے پہلے اسلاموفوبیا کی اصطلاح ایک برطانوی رپورٹ میں شائع ہوئی جس کا عنوان تھا:

" Islamophobia :A challenge for us all."

اس رپورٹ میں اسلاموفوبیا اور اسلام کے نظریات کو درج ذیل طرز پر پیش کیا گیا۔

(1) اسلام ایک سنگی مذہب ہے جس میں نئے خیالات اور نظریات کو قبول کرنے کی اجازت نہیں۔

(2) اسلام علیحدگی پسند رجحان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔نہ دوسروں کا اثر قبول کرتا ہے اور نہ اس کی قدریں مشترک ہیں۔

(3) اسلام کو تشدد،دہشت گرد،دہشت گردی کے حامی مذہب کے طور پر سامنے لایا گیا جو تہذیبوں کے تصادم میں الجھا ہوا ہے۔

(4) فلسفہ اسلام کو مغربی سماجی اقدار سے کم تر دیکھا گیا جس میں بربریت ہے غیر معقولیت ہے۔تہذیب کے دور سے پہلے کا انداز ہے جنسیت کا غلبہ ہے۔

(5) اسلام کو ایسے سیاسی نظریے کے طور پر پیش کیا گیا جسے کشور کشائی کے مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا ہو۔

(6) اسلام کے مغرب پر جو اعتراضات تھے انہیں یکسر مسترد کر دیا گیا۔

(7) اسلام بیزاری کو مسلمانوں کے خلاف دوہرا معیار برتنے اور انہیں اصل معاشرے سے بالکل علیحدہ رکھنے کے جواز کے طور پر پیش کیا گیا۔

(8) اسلام دشمنی کو فطری اور صحیح موقف کے طور پر تسلیم کیا گیا۔"[xxii]

یہود و نصاریٰ یعنی مغربی تہذیب مسلم اسلام دشمن ہے:

قرآن پاک نے کفار کو دو قسموں میں بانٹا ہے ایک وہ جو انبیائے کرام کے لائے ہوئے دین کو سرے سے ہی نہیں مانتے،اور دوسرے وہ جو توحید،رسالت اور آخرت کو کسی نہ کسی صورت میں تو مانتے ہیں لیکن آخری نبی محمد ﷺ کو رب کی طرف سے مبعوث کردہ رسول نہیں مانتے ان کو قرآن اہلِ کتاب کہتا ہے جو یہود و نصاریٰ ہیں۔

قرآن پاک میں صاف طور پر کہا گیا ہے کہ یہ یہود و نصاریٰ اسلام اور مسلمانوں کے دشمن اور بدخواہ ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن میں حکم فرماتا ہے کہ یہودیوں سے دوستی نہیں کرنا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

"يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰى اَوْلِيَآءَ"[xxiii]

ترجمہ:"اے ایمان والو۔یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ"

ایک اور مقام پر رب تعالیٰ نے مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن یہود و نصاریٰ کو قرار دیا ہے۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا "[xxiv]

ترجمہ: "ایمان والوں کے ساتھ دشمنی میں سب سے بڑھ کر تم یہودیوں اور مشرکوں کو پاؤ گے۔"

جب کہ زمانہ گواہ ہے کہ آج یہود و عیسائی اور ہندو مشرک سب مسلمانوں کے خلاف اکٹھے ہو کر گٹھ جوڑ کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے میں مصروف ہیں۔

رب تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے کہ یہ یہود و نصاریٰ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"لَا يَأْلُوْنَكُمْ خَبَالًا"[xxv]

ترجمہ: "وہ تمھیں نقصان پہنچانے میں کوئی کمی نہیں کرتے۔"

اور فرمایا کہ

"قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ"[xxvi]

ترجمہ: "ان کی دشمنی ان کی باتوں سے ظاہر ہے"

اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہے کہ یہود و نصاریٰ چاہتے ہیں کہ تم بے دین ہو جاؤ۔

چنانچہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ

"وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ"[xxvii]

ترجمہ: "یہود و نصاریٰ اس وقت تک تم سے راضی نہ ہونگے جب تک کہ تم ان کا مذہب اختیار نہ کر لو"۔

اسلاموفوبیا 9/11 کے بعد:

مسلمانوں اور مذہب اسلام کے خلاف مغرب کا مخالفانہ رویہ 20ویں صدی کے خاتمے اور نائن الیون ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سے اپنی انتہا پر پہنچ گیا، اسلام کی تعلیمات اور اقدار کو مغرب نے اپنے پیش کردہ نظریے 'لبرل جمہوریت' سے متصادم قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'اسلام اور مسلم دنیا مغربی فکر و اقدار اور تہذیب کے مدِ مقابل نہیں ہے۔

اس نظریہ کے مطابق امریکہ و کینیڈا اپنی تہذیبی بالادستی قائم رکھنے کے لیے اسلام کو غلط القاب سے نوازنے اور مسلمانوں کی دشمنی میں نئے نئے حربے استعمال کر رہے ہیں۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو جب کچھ جنگجو عناصر نے امریکہ کے "ورلڈ ٹریڈ سینٹر" پر حملہ کیا اس کے بعد مغرب اور مغرب کے زیر اثر قوتوں کے ہاں اسلامی تعلیمات، تہذیب و ثقافت اور اسلامی تاریخ کو اپنا ہدف بنانے میں کسی بھی قسم کے اصولوں و ضوابط کا خیال نہ رکھا گیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک مسلمانوں کے تہذیبی اور ثقافتی اداروں کے ساتھ ساتھ اسکولوں، مسجدوں اور اسلامی مراکز پر بھی حملے کیے جا رہے ہیں جو اسلاموفوبیا کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

یعنی امریکہ و کینیڈا میں یہ چیز بارہا کہی جارہی ہے کہ اسلام ''انتہاپسندی'' کا ذریعہ ہے۔ یہ امریکہ میں مارچ ۲۰۰۲ء 25% لوگوں کی رائے تھی۔ جبکہ ۲۰۱۴ء میں یہ ۵۰ فیصد تک پہنچ گئی۔ [xxviii]

کیرن آرم سٹرانگ لکھتی ہے کہ

"9/11 کی پانچویں برسی کے موقع پر بابائے اعظم بینیڈکٹ (ب: ۱۹۲۷ء) نے جرمنی میں جو متنازع بیان دیا اس نے اسلاموفوبیا کی لہر میں مزید اضافہ کر دیا اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اسلاموفوبیا کی تحریک کو پروان چڑھایا جارہا ہے اور مغرب ایک نئی صلیبی جنگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔" [xxix]

امریکہ و کینیڈا میں اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور مذاق اُڑایا جاتا ہے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ مسلمان اپنے رسول ﷺ اور انکی تعلیمات سے بے حد عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ اس لیے امریکہ اور کینیڈا میں ہر آئے دن اللہ کے رسول ﷺ پر گھٹیا نوعیت کے حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اس معاملے میں وہاں کا ہر گروہ پیش پیش ہے چاہے وہ حکمران اور پالیسی سازوں کا گروہ ہو یا دانشوروں، مصنفوں، فن کاروں اور ادیبوں کا گروہ ہو غرضیکہ ان میں ہر گروہ یا طبقے کے سرگرم لوگ اسلام اور پیغمبرِ اسلام جیسی مقدس ہستی پر حملہ کرنے کی کوششوں میں دن رات سرگرم ہیں۔

مشہور مستشرق پروفیسر منٹگری واٹ (م: اکتوبر ۲۰۰۶ء) نے حضور ﷺ کی ذات بابرکت پر کیچڑ اُچھالنے کے حوالے سے مغرب کے تاریخی کردار کے بارے میں لکھا ہے کہ

"تاریخ میں کسی بھی بڑی شخصیت کو اس قدر ہتک آمیز طور پر مغرب نے پیش نہیں کیا ہو گا جس قدر محمد ﷺ کو پیش کیا گیا ہے"۔ [xxx]

اس طرح جب مسلمان ملکوں میں کوئی شخص یا عورت اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی شبیہ کو مسخ کرنے کی کوشش کرتا یا کرتی ہے تو مغربی امریکن اور کینیڈین میڈیا اسے مسلم دنیا کے لیے ''رول ماڈل'' کی حیثیت سے پیش کرتا ہے، جس کی بدترین مثال بھارتی نژاد سلمان رشدی، بنگلہ دیشی تسلیمہ نسرین اور پاکستان کی ملالہ یوسف زئی اور صومالیہ کی ایان حرثی علی کی ہے۔

اس رویے پر کیرن آرم سٹرانگ نے لکھا ہے کہ

"مغربی سکالرز نے اسلام کو واضح گستاخانہ اور ہتک آمیز مذہب قرار دیا۔ اور پیغمبرِ اسلام پر جھوٹ کہنے اور تلوار پر مبنی پُر تشدد مذہب کی بنیاد ڈالنے کا الزام دہرایا۔" [xxxi]

امریکن و کینیڈین اور تصورِ اسلام:

فلسطینی ایڈورڈ سعید عیسائی تھا اُنہوں نے فلسطینیوں کی آواز کو ہر جگہ بلند کیا وہ ہمیشہ فلسطینیوں کے حق میں لکھتے تھے۔ وہ کام کے اعتبار سے ایک یونیورسٹی کے پروفیسر تھے انہوں نے امریکہ میں قیام کر کے امریکہ اور کینیڈا کے طرزِ فکر کا بہت گہرائی سے مطالعہ کیا۔ اُنہوں نے Orientalism کے نام سے ایک کتاب لکھی، جس کے اندر وہ لکھتے ہیں کہ دوسری چیزوں کے علاوہ مغرب اسلام کو مشرق کا مذہب کہتے ہیں۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

ایڈورڈ سعید مشرق اور مشرقی لوگوں کے متعلق یورپی بالخصوص امریکی رویہ کے بارے میں لکھتا ہے کہ

The west held a superior attitude that everything oriental "

.[xxxii]"\Eastern was Inferior and that the west should be a role model

ایڈورڈ نے اپنی کتاب میں مزید لکھتا ہے کہ

مغربی میڈیا یعنی امریکی میڈیا نے مشرق کے متعلق جس عمومی تاثر کو ہوا دی وہی ہوا آخر میں مغربی معاشرے کا اسلام کے بارے میں تصور بن گیا۔ مشرق بالخصوص امریکن اور کینیڈین دنیا نے اسلام کے متعلق جو تصویر بنالی ہے ایڈورڈ سعید اس کے تین پہلو کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

1۔ مغربی معاشرے کا اسلام کے متعلق تصور انتہائی سیاسی بنیادوں پر رائج ہے۔ یہ ان تاریخی عرب دشمن اور اسلام دشمن اساس پر رائج ہے جو ایک عرصے سے مغربی معاشرے میں موجود ہے۔

2۔ دوسرا یہ کہ عرب ممالک اور اسرائیل کے مابین جو مستقل جدوجہد چل رہی ہے اور اس کے اثرات یہودی طرزِ زندگی پر بھی پڑ چکے ہیں۔

3۔ تیسرا پہلو یہ ہے کہ مغربی ممالک کے پاس ایسی پائیدار ثقافتی اساس ہی نہیں ہے جس سے وہ جذبات سے عاری ہو کر مشرق اور اسلام کی پہچان کر سکیں یا اس پر بحث کر سکیں۔[xxxiii]

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے کہ امریکہ کے سابق صدر بش نے عراق کی جنگ کو صلیبی جنگ قرار دیا تھا۔ پھر یہ بات بالکل صاف ہے کہ ایک طرح سے امریکہ اور اس کا میڈیا اپنی ریاستوں کا ترجمان بن بیٹھا ہے وہ ریاستی پالیسیوں کو اظہارِ رائے کی آزادی کے نام پر آگے لے کر آرہے ہیں جس سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ مغربی کینیڈین اور امریکہ کی ریاستی مشینری کو ان کے میڈیا کی پرزور حمایت حاصل ہے۔

مغربی میڈیا نے اسلام کے بارے میں غلط فہمی اور گمراہ کن تاثر کو روا رکھنے کے لیے ایک اہم کردار نبھایا ہے۔ امریکی الیکٹرانک میڈیا نے بنیاد پرستی اور دہشت گردی جیسی دو اصطلاحات اسلام سے جوڑے رکھنے کی مستقل کوشش کی ہیں۔

چنانچہ ایڈورڈ لکھتا ہے کہ

So inflamed against Islam has the media in the United State and "
the west generally become that when Oklahoma city bomb attack took place in April 1995 the alarm was sounded that Muslims had struck once
"again.[xxxiv]

یورپ میں اسلاموفوبیا:

یورپ میں نشاۃ الثانیہ کا آغاز ہی ایک خاص مذہب اور اس کے علمبرداروں کی مخالفت سے ہوا۔ یہ مخالفت روز ایام کے ساتھ بڑھتی رہی جس کے نتیجے میں تمام ہی مذاہب کو دقیانوسیت سے تعبیر کیا گیا مذہب اور مذہبی وابستگی معیوب سمجھی جانے لگی، اور مذہب کو انفرادی زندگی کے چند رسوم ورواج تک محدود کر دیا گیا۔ اہلِ یورپ نے ان خیالات کو جلد ہی قبول کر لیا اور مذہب کو رد کرتے ہوئے مطلق عقل و سائنس کا دامن تھام لیا اور اسے ہی انسانی ترقی کا راز سمجھا۔ اُنہوں نے جب ایسا اور خصوصاً وسط ایشیا کے مذہبی سماج کو دیکھا تھا تو اسے کمتر اور غیر مہذب سمجھا۔ ان خیالات کی جھلک ان کی تحریروں جس کا جائزہ ایڈورڈ سعید نے Orientalism میں لیا ہے، میں ملتی ہیں جس میں وہ یورپ کو عقل، روشن خیال، علم و تہذیب کے منبع اور محافظ کے طور پر سامنے لا رہیں ہیں، وہیں اسلام کو ایک پوشیدہ قدیم و روایتی مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں اور بعد کی تحریروں میں جسے

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Dag Tuasted نے Neo-Orientalism سے تعبیر کیا ہے۔ اسلام کو دہشت گردی، تشدد اور تعصب سے جوڑتے ہیں۔[xxxv]

ان تحریروں کے فروغ میں میڈیا کا خصوصی رول رہا ہے۔ ایڈورڈ سعید نے ان رائٹنگ کا تذکرہ اپنی کتاب Covering Islam میں کیا ہے جو 1981ء میں Iranian Hastage crisis کے بعد منظرِ عام پر آئی۔ اس زمانے میں مغربی میڈیا و مصنفین اسلام کو ایک خطرے کے طور پر پیش کر رہے تھے ان میں سرِ فہرست برنارڈ لیوس اور سیموئیل پی ہننگٹن کا نام ہے۔ نتیجتاً بیسویں صدی کے اختتام اور اکیسویں صدی کے شروع میں ہم اسلاموفوبیک تحریروں کو کثرت سے پاتے ہیں۔ "اسلاموفوبیا" کی اصطلاح Runnymede Trust کی 1997ء کی رپورٹ کے بعد مشہور و مستعمل ہوئی۔ خاص بات جو بیان عرض کرنی ہے وہ یہ ہے کہ ان تحریروں نے مسلمانوں کے ایک خاص طبقے کو بھی متاثر کیا ہے۔ اس طبقے نے مستشرقین کی زبان اور اسلاموفوبیک رویے اور انداز کو شعوری یا غیر شعوری طور پر قبول بھی کر لیا۔ اس طرح مستشرقین کا اسلام کے تئیں نفرت و خوف مسلمانوں کے اس طبقے تک منتقل ہو گیا۔ جس کا مشاہدہ ہم ان کی تحریروں اور روزمرہ کی زندگیوں میں کر سکتے ہیں سمجھنے کے لیے میں یہاں دونوں کی مثالیں پیش کرتی ہوں۔

رائٹنگ میں بھی مجھے دو قسم کی مثالیں ملی ہیں، جہاں ایک طرف مصنفین اسلام کو ایک قدیم مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں جو موجودہ زمانے میں کوئی رول ادا نہیں کر سکتا، نیز وہیں دوسری طرف تو مستشرقین کی تحریروں سے متاثر مسلم مصنفین ہیں جو اپنی تحریروں میں اسلام بالخصوص مسلم سماج کو ایک خطرے کے طور پر پیش کر رہے ہیں ان کی تحریروں میں عام مسلمانوں کے بارے میں خوف و نفرت بھی دیکھنے کو ملتی ہے۔ ایک مصنف تو نو مستشرقین کی تحریروں کی خصوصیت ہی یہ بتاتا ہے کہ اس کے لکھنے والے زیادہ تر مسلم ہی ہیں، وہ اکثر مسلم سماج میں رہ کر ہی مسلمانوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ اس میں اہم نام عزنفیسی، فواد عجمی، سلمان رشدی، عیان حرسی علی، ابنِ وراق اور اشاد مانجی ہیں۔[xxxvi]

اُنھوں نے اسلاموفوبیک Stereotype کہ مسلمان دہشت گرد ہوتے ہیں، عورتوں پر ظلم کرتے ہیں وغیرہ کو اپنی تحریروں میں پرو یا اور کہیں نہ کہیں ان Stereotype کو legitimize کیا ہے۔ اگرچہ ان کی تحریریں غیر معتدل اور عام قسم کی تھی، لیکن چونکہ یہ خود مسلم تھے لہٰذا ان کی تحریروں کو زیادہ اعتبار حاصل رہا۔[xxxvii]

حامد دباسی اپنی کتاب Brown skin and white Mask میں انہیں Native informer کہتے ہیں اس طبقے نے اپنی عملی زندگی میں مستشرقین کے ڈسکورس کو اپناتے ہوئے مذہب اور مذہبی تقاضوں کو حقیر اور دقیانوسی سمجھا۔ مذہب سے برائے نام وابستگی میں ہی عافیت جانی اور اسے قابلِ فخر سمجھا، نصیر الدین شاہ بڑے فخریہ انداز میں کہتا ہے کہ اپنے بچوں کو اس نے مذہب سے دور رکھا۔[xxxviii]

ان کا ایسا نام بھی منتخب کیا جس میں مذہبی رنگ نہ ہو، نیز یہ طبقہ تو مستشرقین کی پیدا کردہ تصویر کہ اسلام تشدد کا حامی ہے۔ اور مسجد میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے وغیرہ سے متاثر ہوا، جس کہ نتیجے میں پیدا ہونے والے خوف و بے چینی کو مختلف واقعات سے سمجھا جا سکتا ہے۔

نازیہ ارم ایک واقعہ کا تذکرہ کرتی ہے کہ ایک Elite مسلم کے بیٹے نے مسجد جانا شروع کیا تو انہیں بے حد خوف آیا کہ کہیں ان کا بیٹا بھی Radicalized نہ ہو جائے۔[xxxix]

خلاصہ یہ کہ ایک زمانے میں یورپ نے اپنے علاوہ باقی دنیا کے لوگوں کو ایک خاص نقطہ نظر سے دیکھا اور اسی حساب سے برتاؤ بھی کیا۔ دنیا دیکھنے کے اس چشمے کو مسلم Elites نے بھی قبول کر لیا، اور نتیجتاً اسلاموفوبیا میں اضافہ دیکھنے کو ملا۔

یورپ میں اسلاموفوبیک سیاسی ڈسکورس:

مسلمان یورپ میں دوسری سب سے بڑی آبادی ہیں، یورپ میں مسلم آبادی زیادہ تر ترکی، مغربی افریکہ، مشرقِ وسطیٰ، پاکستان، بنگلہ دیش اور سابق یوگوسلاویہ کے مہاجرین پر مشتمل ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں آپسی خانہ جنگی کی وجہ سے ایک بہت بڑی آبادی اپنے وطن کو چھوڑ کر یورپی ممالک میں پناہ تلاش کر رہی ہے۔ایسی صورتحال میں مسلم مہاجرین کا مسئلہ یورپ کی سیاست کا اہم مسئلہ قرار پاتا ہے۔

فرانس میں اسلاموفوبیا:

فرانس اکثر مغربی ممالک کی طرح دستوری طور پر ایک سیکولر ملک ہے لیکن فرانس کے سیکولرازم کو lactic سے تعبیر کیا جاتا رہا 1905ء کی قانون سازی سے فرانس میں چرچ اور اسٹیٹ کو علیحدہ کر دیا گیا لیکن اکثر دنیا کی طرح جہاں سیکولرازم کی تعبیر مذہب کی آزادی کے طور پر کی جاتی ہے، وہیں فرانس میں بھی سیکولرازم کی تعبیر مذہب سے آزادی کے طور پر کی جانے لگی ہے۔

برطانیہ میں اسلاموفوبیا:

برطانیہ میں 2016ء میں پریگزٹ ڈسکورس کا مطالعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ برطانیہ کے اندر اسلاموفوبیا، علاقائی قوم پرستی اور ثقافتی نسل پرستی کی بنیاد پر موجود ہے۔ برطانیہ میں بریگزٹ مہم کے دوران Vote leave کی ساری مہم مہاجر مخالفانہ ڈسکورس پر مبنی تھی لوگوں کو اس خیال سے ڈرایا جاتا رہا کہ اگر ترکی یورپی یونین (EU کا حصہ بن جاتا ہے تو برطانیہ ترکوں سے بھر جائے گا کیونکہ EU آزادنہ آمد و رفت کی اجازت دیتا ہے۔

نتائج و خلاصہ کلام:

اسلامہ فوبیا دراصل ایک نفسیاتی مرض ہے ابتدائے اسلام سے ہی صہیونی قوتیں اس مرض میں مبتلا رہی ہیں۔ابتداء میں مستعمل ہوئی اور نائن الیون کے حادثے کے بعد اسلاموفوبیا کی یہ اصطلاح زور پکڑ 1921ءاسلاموفوبیا کی یہ ٹرم گئی۔اور مغربی ممالک میں امتِ مسلمہ کو غم و غصہ اور شدید نفرت و عداوت کی نظر سے دیکھا جانے لگا ہے۔

اسلاموفوبیا کے اسباب و محرکات میں میڈیا اسلام کے متعلق غلط فہمیاں، مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی اور مقبولیت تاریخی و روایتی تعصب، یورپ کی تنگ نظری اور مہاجرت شامل ہیں۔

اہلِ مغرب اس چیز سے دہشت زدہ ہیں کہ اگر اسلام غالب آگیا اور مسلمان بڑھ گئے تو ہماری سلطنت خطرے میں پڑ جائے گی، لہذا مغربی تنظیمیں، قوتیں اور مختلف ادارے اسلام اور اہلِ اسلام کے بارے میں مختلف سازشوں میں مصروف ہیں اور اسلام کے متعلق سازشوں میں مصروف ہیں اور اسلام کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے میں دن رات مصروف ہیں جس کے نتیجے میں اہلِ اسلام کو نفرت و عداوت کی نگاہ سے دیکھا جانے لگا ہے۔

جبکہ جن مقامات پر مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں ان کی آزادی کو سلب کر لیا گیا۔ نیز لوگ مسلمانوں کے ساتھ معاملات و تعامل کرنے میں دہشت و خوف کا شکار ہو گئے اور اہلِ اسلام کو دہشت گرد سمجھا جانے لگا ہے۔

سفارشات:

1۔اسلام پر وارد ہونے والے اعتراضات اور شکوک و شبہات کا انتہائی حکمت و عقلمندی اور بہترین اسلوب کے ساتھ جواب دیا جائے۔

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

2۔ مغربی ممالک کو یہ باور کرایا جائے کہ اسلام امن وامان اور محبت والا مذہب ہے۔اور پیغمبرِ اسلام کی بعثت بھی رحمۃ العالمین کے وصف کے ساتھ ہوئی ہے۔ نیز قرآن پاک صرف مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لیے ہدایت کی کتاب ہے۔اور رسول ﷺ کی اسوۂ حسنہ الفرض زندگی کا ہر پہلو تابناک اور روشن ہے۔

3۔ میڈیا کے ساتھ تعلق استوار کیا جائے تاکہ اس کے ذریعے اسلام کی حقیقی صورت کو مغربی ممالک میں متعارف کرایا جاسکے۔

4۔ ذرائع ابلاغ پر مذہبی وعصری تعلیم دونوں سے آراستہ شخصیات کو متعارف کر دیا جائے۔

5۔ عالمی اور صہیونی سازشوں کو بے نقاب کیا جائے۔

6۔ مغربی ممالک کو اس بات سے متعارف کرایا جائے کہ مسلمانوں کی امن کے لیے کتنی کاوشیں ہیں۔

7۔ دنیا بھر کے ممالک کو یہ باور کرایا جائے کہ یہ صہیونی قوتیں صرف اسلام مخالف ہی نہیں بلکہ انسانیت کی بھی دشمن ہیں۔

حوالہ جات:

---

ii Ellis Cashmoxe, Encyclopedia of Race and Ethnic P-215

ii Stephen Schwartz, The two face of Islam,P-121

ii Michael Lavalette, Race, racism and social work P.197-198

ii Islamophobia: A new word for a old far Abdul jalili,

ii Runnymede Trust, Islamophobia –Challenge for us all

ii سورۃ المائدہ ،آیت نمبر 51

ii سورۃ المائدہ ، آیت نمبر 82

ii سورۃ العمران ،آیت نمبر 118

ii سورۃ العمران ،آیت نمبر 118

ii سورۃ البقرہ ، آیت نمبر 120

ii The Washington post.3 December ،2015 Newspaper

ii Newspaper The Washington post 8 sep ،2006 Karen Armstrong :

ii Muhammad at mecca page,52.Lodon. Montgomery watt, ،1953

ii Muhammad. A Biography of the prophet, New York Karen Armstrong, ،1992

ii Edward Saeed, Covering Islam.P:53 USA: Vintage 1997

ii Edward Saeed: Covering Islam P.83

ii Edward Saeed :"Orientalism chapt:14

ii Dag Tuastad ,Neo-Orientalism and the New Borbarism Thesis :pp : 591-599(2003)

ii Dabbashi, Hamid White Mask Brown skin page -17 (2011)

ii Mahmut Mutman: From Orientalism to Islamophobia P : 258

ii Interview https\\: youtu.be |dp390BRPSEY6

ii Nazia Iram : Morning a Muslim.2017

ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068